بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ — یوم منگل
ALFAZL
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت ۳۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ — ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ — ۱۴ نبوت ۱۳۵۷ ہش — ۱۴ نومبر ۱۹۷۸ء — نمبر ۲۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی قربانیاں تربیت کے اس عروج پر مبنی ہیں جسے ہم طاعت سے تعبیر کرتے ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس قربانی کی ابتداء کی اس کا عظیم ترین نمونہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمایا

مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبۂ عید

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ (۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء) آج یہاں پر عیدِ قربان کی مبارک تقریب اسلامی احکام و روایات کے مطابق سادہ اور پُر وقار طریق سے منائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ عید پڑھائی جس کے بعد حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں قربانی کی حقیقت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری ساری کی قربانیاں مبنی ہیں اس تربیت کے عروج پر جسے ہم فرمانبرداری اور اطاعت سے تعبیر کرتے ہیں اور جس میں ہم بشاشت اور محبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جملہ احکام کی اطاعت کرتے ہیں اس قربانی کی ابتداء ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں ہوئی اور اس کا عظیم ترین مظاہرہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔

عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب

آج یہاں پر صبح سے ہی مطلع ابر آلود تھا اور بوندا باندی ہو رہی تھی چنانچہ بارانِ رحمت کے نزول کے دوران ہی نمازِ عید ادا کی گئی تاہم موسم کی خرابی کے باوجود اہلِ ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں اس میں شرکت کی۔ مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ مختلف بیرونی مقامات سے بھی بکثرت احبابِ جماعت اپنے پیارے امام کی اقتداء میں نمازِ عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نمازِ عید کے بعد ذی استطاعت احباب نے اپنے اپنے گھروں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی اتباع میں جانوروں کی قربانیاں کیں اور گوشت اعزّا و اقرباء کے علاوہ دیگر مستحقین میں تنظیم کے ماتحت تقسیم کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ بجے صبح بذریعہ کار جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نمازِ عید پڑھائی اور پھر خطبۂ عید ارشاد فرمانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور جملہ احبابِ جماعت کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس عید کو نہ صرف تمام احمدی دوستوں کے لئے بلکہ پوری دنیا کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

قربانی کا عظیم الشان نمونہ

حضور نے خطبۂ عید کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا عیدِ قربان کے ساتھ ہمیشہ سے بارانِ رحمت کا تعلق رہا ہے۔ روحانی لحاظ سے تو ہمیشہ ہی لیکن کبھی کبھی یہ تعلق ظاہری طور پر بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ آج خدا نے اپنے فضل سے بارانِ رحمت نازل فرمائی ہے۔ خدا کرے کہ ہماری قربانیاں ہمیشہ ہی اس کے حضور قبول ہوتی رہیں۔ آمین۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا یہ عید، بڑی عید، عیدالاضحیہ اور عیدِ قربان کہلاتی ہے۔ اس کا تعلق فریضۂ حج کے ساتھ ہے جو ہر ایسے مسلمان پر واجب ہے جو اس کی طاقت اور استطاعت رکھتا ہو۔ فریضۂ حج کا تعلق ایک ایسی قربانی سے ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ انتہائی ذاتی محبت کے بغیر کبھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ اصل عظیم قربانی تو جو اس دنیا میں کسی بندہ نے پیش کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی تھی تاہم اس کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی قربانی آپ کے مخالفین کی طرف سے آپ کو آگ میں پھینکا جانا تھا جو خدا کے فضل سے آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکی بلکہ وہ برد و سلامتی پر منتج ہوئی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے گھر میں ایک نمونہ قربانی کا ظاہر ہوا جبکہ آپ اپنے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں بسانے کے لئے تیار ہو گئے اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا جہان کی نعمتیں اس بے آب و گیاہ جنگل میں اکٹھی کر دیں۔

محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کا ثمرہ

حضور نے فرمایا درحقیقت اس قسم کی قربانی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی محبت کے بغیر نہیں کی جا سکتی اور یہ ذاتی محبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی معرفت حاصل نہ ہو۔ اس معرفتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ایک خدا تعالیٰ کی محبت دوسرے یہ خوف کہ کہیں یہ صاحبِ جلال و اکرام ہستی جو تمام قوتوں کا سرچشمہ اور حسن و احسان کا منبع ہے ناراض نہ ہو جائے۔ جب یہ دو چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں تو پھر نجات کے تمام وسائل اور خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضل انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں انہی فضلوں کا ایک نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند (باقی صفحہ ۶ پر)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسبِ سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء (منگل، بدھ، جمعرات) کو مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ... مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... دفتر الفضل ... ربوہ

روز نامہ
الفضل ربوہ
۱۲ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۱۴ر نبوت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسروں کی ایذارسانیوں پر صبر اور اس کے دو خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر فرمایا ہے کہ اپنے جن خاص بندوں کے سپرد وہ اصلاحِ خلق کا انتہائی مشکل اور کٹھن کام کرتا ہے ان کی ضرور مخالفت کی جاتی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ جن لوگوں کی اصلاح پر وہ مامور کئے جاتے ہیں وہ لوگ نہ صرف ان کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کو لوگوں کی مخالفت اور اذیت ناک ہم کا ترکی بہ ترکی جواب دینے کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ انہیں بار بار یہی تلقین کی جاتی ہے کہ وہ ان اذیتوں اور دل ہلا دینے والی مصیبتوں پر صبر کا عدیم النظیر مظاہرہ کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں یہ تسلی بھی دلائی جاتی ہے کہ جہاں تک دُکھوں، مصیبتوں اور اذیتوں کے ازالہ اور سدِّ باب کا تعلق ہے اس کا انتظام خدا تعالیٰ خود کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:-

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝
وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝
(المزمل آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:- اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی مال و دولت اور قوت و اقتدار رکھنے والے) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور تو ان کو ڈھیل دے (یعنی ان کے جلد کیفرِ کردار کو پہنچنے کی فکر نہ کر میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا)۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مخالفوں اور منکروں کی بدزبانیوں اور ایذا رسانیوں پر صبر کرنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن صبر کے معنے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیکار بیٹھ رہنے کے نہیں ہوتے۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ مخالفوں کی بدزبانیوں اور ایذا رسانیوں پر کسی قسم کی پریشانی یا گھبراہٹ اور جزع فزع کا اظہار کئے اور ان کا مقابلہ کئے بغیر تائید و نصرتِ الٰہی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اس سے دعائیں مانگنا نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کام سپرد کیا گیا ہے مخالفوں کی مخالفت سے بے نیاز ہو کر اس کی انجام دہی میں ممکن حد تک حسبِ استعداد انتہائی جد و جہد بروئے کار لانا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ یعنی سورۃ المزمل میں ہی صبر کا یہ مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے ذہن نشین کرایا۔ چنانچہ جہاں تک تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس سے دعائیں مانگنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ (المزمل آیات ۹، ۱۰)

ترجمہ:- اور چاہیئے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگائے رکھ۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسی کو اپنا کارساز بنا (یعنی اُس کے حضور دعائیں کر کے اُس کی تائید و نصرت کا طالب ہو)۔

اسی طرح جہاں تک اشاعتِ اسلام اور غلبۂ حق کا فریضہ ادا کرنے کی تیاری کا تعلق ہے اس بارہ میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ لا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المزمل آیت ۲۱)

ترجمہ:- پس قرآن میں سے جتنا میسر آئے پڑھ لیا کرو اور نمازیں قائم کرو اور زکاتیں دو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے پاس پا لو گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے۔ اور اللہ سے استغفار کرو۔ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ مخالفوں کی ایذا رسانیوں پر صبر کا ایک بنیادی تقاضا یہ بھی ہے کہ مومن قرآن کریم سے بے حد پیار کریں، اُس کے انوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کریں، نمازوں کو قائم کریں اور نہ صرف زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا کریں بلکہ دین کی سربلندی کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کریں اور اپنے ان نیک اعمال پر نازاں نہ ہوں بلکہ استغفار کو لازم پکڑ کر موجباتِ گناہ کو دباتے اور نیکیاں بجالانے کی قوت حاصل کرنے میں لگے رہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے انہیں نوازے گا اور مخالفوں کی ایذا رسانیوں کا خود سدِّ باب کر دکھائے گا اور دنیا اُن کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے گی۔ اس حقیقت کی طرف سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی خطبۂ عید الاضحیٰ فرمودہ ۲۳ر ستمبر ۱۹۵۰ء میں توجہ دلائی تھی۔ حضور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا:-

"تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تاکہ جب خدائی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے۔ اگر تم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر لو تو دنیا تمہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ سمندر میں تلاطم آئے گا، اس کی موجیں اُٹھیں گی اور لوگ سمجھیں گے کہ تم تباہ ہو گئے مگر جب طوفان میں سکون پیدا ہوگا تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ تم سلامتی کے ساتھ کنارے پر کھڑے ہو اور لوگ تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔"

(الفضل ۹ر مئی ۱۹۶۲ء بحوالہ خطباتِ محمودؓ جلد دوم صفحہ ۳۳۴)

جبر و قدر

دیدنی ہے میری مجبوری کا عالم ہمدم
خود کو آزاد سمجھنے پہ بھی مجبور ہوں میں

میری تدبیر بھی جب قبضۂ تقدیر میں ہے
خود کو مجبور سمجھتا ہوں تو معذور ہوں میں

تو ہی بتلا میرے مولا یہ معمہ کیا ہے
تو ہے نزدیک مرے تجھ سے اگر دور ہوں میں

اپنے اس نام سے کچھ شرم سی آتی ہے مجھے
اشرف الخلق کے جس نام سے مشہور ہوں میں

پیکرِ خاکی سے نہیں بڑھ کے حقیقت میری
پھر وہ کیا بات ہے جس بات پہ مغرور ہوں میں

میں ترا عبد ہوں مولا میرا معبود ہے تو
مزد کی بات نہ کر کیا کوئی مزدور ہوں میں

عالمِ سود و زیاں سے میرا برتر ہے مقام
للہ الحمد کہ ہر حال میں مسرور ہوں میں

کاش اگر میرے دل میں کوئی جھانکے تو یہی
دینِ اسلام کے انوار سے معمور ہوں میں

کوئی کہتا ہے بُرا مجھ کو تو کہنے دے ظفرؔ
اپنے مولیٰ کی نگاہوں میں تو منظور ہوں میں

از ظفر محمد ظفر
[illegible] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند فارسی اشعار

جنہیں نظام حیدر آباد میر عثمان علی خان نے اپنی طرف منسوب کیا

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد دکن

نظام حیدر آباد اسلامی دنیا میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں چونکہ وہ مسلم ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست حیدر آباد کے مالک رہے ہیں اور آج بھی جبکہ ریاستیں ختم ہو چکی ہیں۔ جناب میر عثمان علی خان کا نام خصوصاً حیدر آباد اور عموماً دیگر مسلمانوں میں زبان زد ہے چنانچہ آپ کی مدح میں ایک شاعر نے یوں کہا ؎

"سلاطین سلف سب ہو گئے نذر اجل عثمان
مسلمانوں کا تیری سلطنت سے ہے نشاں باقی"

نیز آپ کے لئے جس رنگ میں دعائیں کی جاتی رہیں وہ بھی ملاحظہ ہو ؎

"تا ابد خالق عالم یہ ریاست رکھے
تجھ کو عثمان بصد اجلال سلامت رکھے"

(بحوالہ "جشن عثمان" مرتبہ محمد فاضل حیدر آباد)

نیز کتاب مذکور "جشن عثمان" میں آپ کو خلیفۃ المسلمین بھی لکھا گیا ہے اور دیگر ہندوستان کے دیگر نوابوں کو جہاں "His Highness" کے لقب سے مخاطب کیا جاتا تھا وہاں میر عثمان علی خان نواب حیدر آباد کو "His Exalted" کے لقب سے مخاطب کیا جاتا تھا جو آپ کی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی تاریخ میں میر عثمان علی خان اس لئے زیادہ متعارف ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کتاب "تحفۃ الملوک" رقم فرمائی جس کے ذریعہ جناب میر عثمان علی خان نواب حیدر آباد دکن کو وہ آواز پہنچائی گئی جو موجودہ زمانہ میں مرکز ہدایت یعنی بنی نوع کو جمع کرنے کے لئے بلند ہوئی ہے نیز کتاب مذکور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بصیرت افروز مبسوط اور مؤثر دلائل قاطعہ کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کتاب کے آخر میں نواب صاحب کو نہایت ایمان بخش الفاظ میں سلسلہ احمدیہ کی طرف حضور رضی اللہ عنہ نے توجہ دلائی ہے چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"چونکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ایک عظیم الشان دعویٰ ہے اور ہر ایک شخص کا جو مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے فرض ہے کہ اس پر غور کرے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جناب اسی پر غور فرمائیں گے اور جناب کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جناب کے اعمال کا اثر صرف آپ کی ذات پر ہی نہیں پڑتا بلکہ آپ کی رعایا میں سے بہت سا حصہ آپ کے اعمال کی نقل کرتا ہے پس صرف آپ کا صداقت کو قبول کر لینا نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ اس کے ذریعہ ہزاروں کو ہدایت ہو ان سب کا ثواب آپ کے نام لکھا جائے گا اسی طرح آپ کا انکار صرف آپ کا انکار نہیں بلکہ وہ بہتوں کی رکاوٹ کا باعث ہو گا جس کے لئے جناب اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہیں کیونکہ اس شہنشاہ کے سامنے بادشاہ و گدا سب کو جوابدہ ہونا ہو گا"۔

(تحفۃ الملوک)

"تحفۃ الملوک" کا ایک ایک فقرہ سلیم الفطرت انسان کے دل کی گہرائیوں میں اترنے والا ہے نیز اس کتاب کے آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دو فارسی نظمیں جو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں رقم فرمائی ہیں نقل کی گئی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ جناب نواب صاحب موصوف نے کتاب مذکور اور اس میں نقل شدہ دو منظوم کا مطالعہ کیا تو اس قدر متاثر ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی در ثمین کو حاصل کر کے پڑھا اور حضور کے اس فارسی منظوم کلام نے آپ کو اس قدر گھائل کیا کہ اس کے بعض اشعار نواب صاحب موصوف نے اپنی ایک فارسی نظم میں شامل کر کے انہیں اپنی طرف منسوب کیا چنانچہ ایک رسالہ سیرت النبی نمبر جو کئی سال پرانا ہے اور اس کا ٹائٹل نہ ہونے کے باعث ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس رسالہ کا کیا نام ہے لیکن غالب گمان ہے کہ وہ رسالہ "مدینہ" ہے جو بجنور سے نکلا کرتا تھا کیونکہ اس رسالہ میں مولانا عبد الرحیم صاحب حسینی خاص نامہ نگار "مدینہ" نصر اللہ خان عزیزی ایڈیٹر "مدینہ" محمد حمید حسن مالک "مدینہ" کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اس رسالہ کے صفحہ ۱۹۶ پر فارسی نظم بعنوان ذیل شائع ہوئی ہے:-

"تاجدار دکن شہنشاہ زمن کے دربار میں
از عالی بارگاہ حضور نظام میر عثمان علی خان خلد اللہ ملکہ"

"جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جلال محمد است
دریائے معرفت کہ کنارش پدید نیست
یک قطرہ ز بحر کمال محمد است
دارم چو در گرہ گہر آبدار دیں
این آب من ز آب زلال محمد است
پر نور کرد آنکہ حریم دل مرا
عثمان ضیائے شمع خیال محمد است"

خط کشیدہ مصرعے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے نقل کئے گئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں جو کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا ہے اس کا جواب نہیں کیونکہ وہ ایک عاشق صادق کی دل کی گہرائیوں کی آواز ہے۔

نواب صاحب مذکور زندگی بھر بظاہر جماعت کے حق میں نہ تھے لیکن ان کا دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ انہوں نے حضور کے کلام کو اپنی ایک فارسی نظم میں شامل کر کے اسے اپنی طرف منسوب کیا۔ اب ایک شک باقی یہ رہ جاتا ہے کہ گزشتہ دنوں جب خاکسار نے ایک غیر احمدی عالم کے سامنے وہ نظم پیش کی جس کو نظام صاحب کے اتنے پرستار اور مداح تھے کہ وہ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان نے اپنی طرف منسوب کیا ہو اور کہا کہ وہ تو خود فارسی کے جید عالم تھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے ہم عصر تھے ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ہی میر عثمان علی خان کے کلام کو اپنے کلام میں شامل کیا ہو۔ چنانچہ خاکسار نے ان کے شک کو یوں رفع کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم یکم مارچ ۱۸۸۴ء کو اخبار "ریاض ہند" امرتسر کے صفحہ ۷ پر شائع کی گئی ہے جبکہ اس وقت ابھی میر عثمان علی خان صاحب پیدا بھی نہ ہوئے تھے کیونکہ نواب صاحب کی پیدائش ۱۸۸۶ء کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں جشن عثمان مرتبہ محمد فاضل حیدر آباد بر موقعہ سلور جوبلی صفحہ ۷ گویا کہ نواب صاحب کی پیدائش سے دو سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم شائع ہو چکی تھی اور عجیب اتفاق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نواب صاحب کی پیدائش کے سال یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دوبارہ اس نظم کو شائع فرمایا جس سے یہ حقیقت اور بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمودہ ہے جو نواب صاحب نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

اب ایک اور شک باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ معترض کہہ سکتا ہے کہ رسالہ مذکور (جس کا ٹائٹل ہی موجود نہیں جس کی بنا پر نہ تو اس کے سنہ کا اور نہ ہی مقام اشاعت کا ثبوت مل سکتا ہے) کی اشاعت کسی مخالف کی شرارت ہو۔

چنانچہ اس شک کو دور کرنے کے لئے میر عثمان علی خان صاحب کا دیوان دیکھا گیا۔ دیوان کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ واقعہ میں نواب صاحب مذکور کی مذکورہ نظم زبان فارسی "نعت" کے عنوان کے تحت دیوان کے صفحہ ۲۰۴ پر درج ہے لیکن پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ میں لفظ "خاکم" کی بجائے "روحم" درج ہے اور دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں "جمال" کی بجائے "جلال" درج ہے۔ اس نعت کے جملہ دس مصرعے ہیں جن میں سے چھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے لئے گئے ہیں اور دیوان کا نام "انتخاب کلام آصف سابع" ہے جس کا دیباچہ جناب رشید احمد صدیقی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے تحریر فرمایا ہے اور اس دیوان کو ہز ایگزالٹڈ ہائینس دی نظام ٹرسٹس "پر بیدیلا" روڈ نزد میدان کلب حیدر آباد اے پی نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو سیدنا حضرت مسیح موعود کے پر معارف اور پُر نور کلام سے منور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(بدر قادیان۔ ۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ لندن کے زیر اہتمام

جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام کم و بیش ۲ ماہ تک لندن میں رہا۔ یہ جماعت احمدیہ لندن کی ایسی سعادت ہے جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ اس دوران احباب جماعت لندن کے علاوہ انگلستان کے دور دراز علاقوں سے بھی احباب حضور اقدس کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے اور حضور اقدس کی ملاقات کے لئے ہفتہ اور اتوار کے دن حاضر ہوتے رہے اور حضور اقدس کی صحبت بابرکت سے جی بھر کر مستفید ہوتے رہے (فالحمد للہ علیٰ ذالک!)

حضور اقدس مورخہ ۸ اکتوبر کو عازم پاکستان ہوئے۔ حضور کے دوران قیام مشن میں جو گہما گہمی اور رونق تھی وہ تو قدرتاً حضور کے جانے کے بعد حضور کے ساتھ ہی چلی گئی۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جلد از جلد ایک بڑا جامع تقریب ایسی منعقد کی جائے جس میں کثرت سے دوست شامل ہوں اور حضور اقدس کے دورہ کے دوران جو چہل پہل اور بیداری پیدا ہوئی ہے اس میں کمی نہ آنے پائے۔ چنانچہ ۲۲ اکتوبر کو روز اتوار مشن ہذا میں زیر صدارت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب "جلسہ پیشوایانِ مذاہب" کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز ۳ بجے تلاوت پاک سے ہوا جو مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے کی۔ آپ نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ محترم چوہدری صاحب کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد پہلی تقریر جناب سردار رنبیر سنگھ صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "گورو بابا نانک کی سوانح و سیرت" تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کا بطور خاص ذکر کیا کہ گورو نانک مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے اور مسجد میں جا کر نمازیں ادا کرتے رہے۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ سردار رنبیر سنگھ صاحب "مذاہب عالم کانگرس" لندن کے سرگرم رکن ہیں۔ سکھ کمیونٹی انگلستان میں بھی معروف شخصیت ہیں۔

دوسری تقریر جناب رائٹ ریورنڈ بشپ ڈیوڈ براؤن صاحب نے کی۔ آپ گلفورڈ کے بشپ ہیں۔ مسلمان ممالک اور افریقہ میں ۲۳ سال مبلغ رہ چکے ہیں۔ عربی زبان میں آپ کو عبور حاصل ہے اور برٹش کونسل آف چرچز کے دیگر مذاہب کے ساتھ تعلقات والی کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں۔ آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ اسلام پر بھی پانچ چھ کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ آپ کی تقریر کا عنوان "حضرت عیسیٰؑ کے سوانح" تھا۔ آپ کی تقریر کی خاص بات یہ تھی کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک بائیبل کی حیثیت ہرگز قرآن مجید کے مقابل پر نہیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ اس کو حدیث کے بالمقابل رکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بائیبل کو خدا کا کلام نہیں کہتے بلکہ کئی حواریوں اور ان کے شاگردوں نے جو دیکھا اس میں درج کر دیا۔ جبکہ قرآن مجید مسلمانوں کے دعویٰ کے مطابق لفظاً لفظاً کلام اللہ ہے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔

تیسری تقریر مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر فرمائی۔ آپ نے متعدد واقعات بیان کر کے یہ ثابت کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے قیامت تک اسوۂ کاملہ ہیں۔ آپ نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر خطہ میں ہزاروں لاکھوں انسان ہر وقت ایسے موجود رہے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ سے کامل اور زندہ تعلق پیدا کیا اور قیامت تک آپ کی امت میں ایسے لاکھوں کروڑوں صلحاء اور شہداء اور صدیق پیدا ہوتے رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اس چراغ کی مانند ہے جو خود تو روشن ہے ہی لیکن اس کے واسطے سے لاکھوں چراغ روشن ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

آخری تقریر صاحب صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ آپ نے حضرت موسیٰؑ کی زندگی کے بعض واقعات قرآن کریم سے سنائے اور اس بات پر زور دیا کہ انبیاء علیہم السلام کی تربیت کا کام اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ ان کی پیدائش سے خود ان کا معلم بنتا ہے اور ہر طرح ان کی حفاظت کرتا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بھی بعض واقعات بیان کر کے اپنی اس بات کو واضح کیا کہ خدا تعالیٰ ہی ان لوگوں کو کھڑا کرتا اور ان کی مدد کے لئے ہر وقت موجود ہوتا ہے۔

چنانچہ آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے ایسے وقت میں جب آپ کو قادیان سے باہر کوئی بھی نہ جانتا تھا اور جبکہ قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جہاں نہ ڈاک تھی نہ تار۔ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ کہا کہ ان کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔

حضرت چوہدری صاحب کی تقریر پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والوں میں ہیتھی علاقہ کے کنزرویٹو پارٹی کے چیئرمین اور آئندہ الکشن میں ان کی طرف سے کھڑے ہونے والے امیدوار مسز ہنٹ جو ایک زنانہ سکول کی ہیڈ مسٹرس ہیں نیز ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج کی پرنسپل بھی شامل ہوئے۔ اور بعد میں انہوں نے بتایا کہ:

ان کو پہلی دفعہ اس بات کا احساس ہوا ہے کہ مسلمان تمام انبیاء کو مانتے اور ان کی عزت کرتے ہیں اور اس بات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو مکرم محمد یوسف صاحب کیانی ریٹائرڈ پنجاب پولیس کا پتہ معلوم ہو تو اطلاع دیں یا کیانی محمد یوسف صاحب خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں

(ڈاکٹر قیس مینائی کاشف لاج۔ سمن آباد، کراچی ۳۸)

درخواست ہائے دعا

خاکسار اپنی کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے اور عرصہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(محمد حسین گھٹیالوی فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم بشیر احمد صاحب، آف گوٹھ فتح دین دائمی زکام میں مبتلا ہیں۔ نیز ناصر احمد صاحب آف گوٹھ جلال الدین کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔

(عبد الشکور باجوہ مربی سلسلہ کرونڈی)

میری بھتیجی قریباً ۱۰ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے نیز چند اور پریشانیاں ہیں

(انوار الحق ۶/۵ انوار ریڈیو اوکاڑہ)

مکرم شیخ فضل احمد صاحب فیصل آباد کے بائیں بازو اور بائیں ٹانگ پر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔

(شیخ نذیر احمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

میرا خالہ زاد بھائی مبشر احمد ۲۹ اگست کو ٹریفک حادثہ میں ٹانگیں کٹ گئیں۔ میو ہسپتال میں تا حال زیر علاج ہے طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

(مجید انوار الحق ناظم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ڈیرہ لاہور)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں!

ماہنامہ خالد / ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ نومبر۔ دسمبر ۱۹۶۸ء دسمبر میں اکٹھے شائع ہو رہے ہیں:

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر رُوداد

(قسط نمبر ۳)

ورزشی اور تفریحی مقابلے

جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ۱۱۰ گز کی دَوڑ کا مقابلہ ہوا جس میں مکرم جمیل احمد صاحب طاہر احمد نگر اوّل اور مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی نوشہرہ دوم قرار پائے۔

دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں انصار اللہ ربوہ اور مجالس صوبہ پنجاب کی ٹیموں کے درمیان والی بال کا مقابلہ ہوا۔ جس میں انصار اللہ ربوہ کی ٹیم اوّل اور صوبہ پنجاب کی ٹیم دوم قرار پائی۔

رسہ کشی کے مقابلہ میں جو مجالس صوبہ سندھ اور مجالس صوبہ پنجاب کی ٹیموں کے درمیان ہوا اوّل الذکر ٹیم اوّل اور ثانی الذکر ٹیم دوم قرار پائی۔ کلائی پکڑنے میں مکرم ملک محمد شریف صاحب پکا نسوآنہ اوّل اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۱۱۱ چھور دوم قرار پائے۔ گولہ پھینکنے میں مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب جوندہ کو اوّل اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جڑانوالہ کو دوم قرار دیا گیا۔

اس کے بعد نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے لئے وقفہ دیا گیا۔

اجلاس ششم

چھٹا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ساڑھے سات بجے شام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب قائد تجنید نے فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم فارسی کلام مکرم مرزا انشاء احمد صاحب پشاور نے خوش الحانی سے سنایا۔

اس کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے "اطاعت نظام کا اسلامی تصوّر" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا جہاں حضرت آدم علیہ السلام نے تمدن کی بنیاد رکھی اور انسانوں کو غاروں سے نکال کر ایک نظام کے ماتحت رہنے کا حکم دیا وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو آدم آخر الزمان ہیں کے وجودِ مقدس سے نہ صرف تمدن بلکہ اخلاق اور روحانیت ترقی کرتے کرتے اپنے معراج کو پہنچ گئے اور جب وحدتِ اقوامِ عالم کے آسمانی منصوبہ کا وقت آگیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی قوموں اور انسانوں کو نظامِ اسلامی کی اطاعت کا حکم دیا اور بار بار اسکی ضرورت اور افادیتِ علمی، عملی اور واقعاتی زاویۂ نگاہ سے بنی نوعِ انسان پر کھول دی گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت میں صحابہ کرامؓ نے جو آپ کی اطاعت میں فنا شدہ تھے اطاعت نظام کا جو شاندار نمونہ دکھایا تاریخِ اسلام کے اوراق اس سے بھرے پڑے ہیں۔

آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بھی نظامِ اسلامی کی یہی حقیقی روح کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔

اس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اسلام کے درخشندہ مستقبل کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا دنیا کے حالات اور مسلمانوں کے انتشار کو دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گا لیکن جس خدا نے ۱۴۰۰ سال قبل یہ تجلّی دکھائی تھی وہ اب بھی ایسا کر سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا زمانہ کی حالت خود غلبہ اسلام کی دلیل ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب اسلام کمزور پڑ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے ایک پہلوان مسیح موعودؑ کو بھیج کر اس کے غلبہ کے سامان کرے گا۔

آپ نے اسلام کے غلبہ کے لئے ضروری امور اور حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کی تعلیم مختص القوم اور مختص الزمان نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے نوعِ انسانی کے لئے ایک غیر مبدّل قانون ہے۔ پھر قرآن و حدیث کی رُو سے اس کے غلبہ کے لئے ضروری امور ظاہر ہو چکے ہیں۔ ذرائعِ مواصلات عام ہو جانے کی وجہ سے ساری دنیا ایک شہر اور ایک خاندان کی صورت اختیار کر گئی ہے، طبع و اشاعت کے ذرائع عام ہیں، مذہبی آزادی کا دَور دَورہ ہے۔ پھر وہ مسیح موعود جس کے ذریعہ اسلام نے غربت کے دَور سے نکل کر اقبال و عروج حاصل کرنا تھا وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ یہ سب امور اسلام کے درخشندہ مستقبل کے ضامن ہیں۔

تقریری مقابلہ

اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں متعدد احباب نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کیلئے چار عناوین مقرر تھے۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب قائد تجنید اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ منصف تھے اور ہر تقریر کیلئے تین منٹ وقت دیا گیا منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم مرید احمد صاحب شاہدرہ، مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی اور مکرم ملک محمد دین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ علی الترتیب اوّل، دوم، سوم قرار پائے۔

اس مقابلہ پر سالانہ اجتماع انصار اللہ کا اجلاس ششم اور اس دن کا آخری پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

نوٹس نیلام محکمہ جنگلات

میانوالی فارسٹ ڈویژن

خواہشمند حضرات کو اطلاع کیجاتی ہے کہ ترڑا، منج، کانا و کاہی وغیرہ جو کہ مختلف اشہار اور جنگلات میانوالی ڈویژن میں ایستادہ ہے کا نیلام عام مورخہ ۱۴-۱۲-۷۸ بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام صدر دفتر جنگلات میانوالی، مہتمم جنگلات میانوالی کریں گے۔ شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی۔

نیز محکمانہ طور پر کٹائی شدہ لکڑی از قسم ایندھن تقریباً ۲۰۶,۶۴۰ مکعب فٹ کندیاں اور لیاقت آباد سب ڈویژن کی ڈھلائی کیلئے ٹھیکہ جات چھوٹی چھوٹی لاٹوں میں ٹینڈر درکار ہیں۔ جو کہ بنام حاجی محمد اکرم مہتمم جنگلات میانوالی مورخہ ۱۶-۱۲-۷۸ بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مجوزہ ٹینڈر فارم مبلغ ۵/- روپیہ کے عوض زیر دستخطی سے کسی بھی روز دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(حاجی محمد اکرم)
مہتمم جنگلات
حلقہ میانوالی

IPL 5905

مکتبہ عرفان سے شائع ہونے والی پانچ کتب کی

پیشگی بکنگ کے لئے

علی الحساب پینتیس ۳۵/- روپے فی سیٹ کے حساب سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۸ء تک آرڈر بھجوانے والوں کو رعایت کے ساتھ انکے اسماء گرامی اسی سیٹ میں بغرض دعا شائع کئے جائیں گے۔

چار سیٹ تک کی بکنگ پر دس فیصد اور اس سے زائد پر بیس فیصد رعایت دی جائیگی علی الحساب پینتیس ۳۵/- روپیہ فی سیٹ کے حساب سے بکنگ پر ٹائیٹل پیج کی قیمت مقررہ سے کمی بیشی کا حساب جلسہ سالانہ پر کیا جائے گا۔

مینیجر مکتبہ عرفان۔ گولبازار ربوہ (پاکستان)

طاقت اور قدرت کا سرچشمہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے انسانوں کیلئے کل کائنات کو مسخر کردیا اور اپنے بندوں کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ ور کیا جس کی افادیت کو دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ یونانی طب ہزارہا سال سے مخلوقِ خدا کی کامیاب خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ یونانی علاج قدرتی جڑی بوٹیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے اسلئے عین قدرتی اور ہمارے مزاج کے مطابق ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دواخانہ دارالامان ربوہ میں کہنہ امراض کا علاج حضور استاذی الحکمت شاہی طبیب حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص مجربات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ آپ اپنی بیماری کی تفصیل تحریر فرما کر ان صدری مجربات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

فہرست مفت طلب کریں۔ (نوٹ۔ جواب کے لئے ۲۰ پیسے کا ٹکٹ ارسال فرمادیں)

۱۔ زدجام خاص قیمت مکمل کورس ۶۰/- روپے
۲۔ ہاضمین فی شیشی ۴ اونس ۱۰/- روپے
۳۔ حبوب دمہ مکمل کورس ۳۰/- روپے
۴۔ حب بواسیر خونی و بادی مکمل کورس ۳۰/- روپے
۵۔ سرمہ سفید نورانی فی شیشی ۳ ماشہ ۲/-، ۶ ماشہ ۵/-
۶۔ دافع اٹھرا مکمل کورس ۳۰/- روپے
۷۔ جا گلے پلز سینکڑہ ۲۰/- روپے
۸۔ بے بی ٹانک سیرپ فی شیشی ۵/- روپے

المعالج۔ فاضل الطب حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل
دواخانہ دارالامان اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تیاری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ میں ذوق و شوق اور کثرت سے شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"کم مقدرت والے احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے سے ہی اِس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچِ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا وقت سرمایۂ سفر میسّر آجاوے گا گویا یہ سفر مُفت میسّر آجائے گا اور ... حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کرلیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔" (آسمانی فیصلہ)

(ناظر اصلاح وارشاد)

جلسہ سالانہ کے دنوں میں ترجمان خواتین کی ضرورت

جلسہ سالانہ پر بہت سی تعداد میں غیر ملکی خواتین آتی ہیں۔ انگریزی اور دوسری زبانیں جاننے والی خواتین اور بچیاں اپنے نام پیش کریں تا ان کو پروگرام کی تقاریر کا ترجمہ کرنے کے لئے رکھا جاسکے۔ ایسے نام بہت جلد آجانے چاہئیں تا ان کا نام نقشہ میں لکھا جاسکے اور کام سپرد کیا جاسکے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان بابت ماہِ نومبر، دسمبر ۱۹۷۸ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہِ نومبر ۱۹۷۸ء کے رسائل خالد و تشحیذ شائع نہیں ہو رہے بلکہ ماہ نومبر اور دسمبر ۱۹۷۸ء کے رسائل اکٹھے ماہِ دسمبر ۱۹۷۸ء میں شائع کرکے پندرہ دسمبر ۱۹۷۸ء تک پوسٹ کئے جائیں گے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

شرح چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی منظوری سے سال ۱۹۷۸ء - ۱۹۷۹ء کے لئے ناصرات کے چندہ ممبری کا بجٹ پچیس ۲۵ پیسے فی ممبر کے حساب سے بنایا گیا ہے۔ لجنات اپنے ہاں کی ناصرات کا بجٹ اِسی شرح سے بنائیں البتہ مالی حالت کمزور ہونے کی صورت میں حالات کے مطابق رعایت سے چندہ وصول کیا جائے بخوشی زیادہ دینے والی بچیاں زیادہ دے سکتی ہیں۔ لائحہ عمل کے آخری صفحہ پر ع۱۲ کے تحت پچاس پیسے فی ممبر چندہ ناصرات غلط چھپ گیا ہے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دماغی اور جلدی امراض

کے علاج اور مشورہ کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اقصیٰ روڈ ربوہ پر ملیں۔

قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ حافظ آباد گوجرانوالہ

درخواستِ دُعا

میری بڑی لڑکی امۃ الکریم دبیگم لیاقت علی خان صاحب آف دواخانہ مفرح حیات۔ فلیمنگ روڈ۔ لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے ۴ نومبر کو توام لڑکے عطا فرمائے جن میں سے ایک بچہ ۵ نومبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔

احباب کرام میری بچی اور نواسہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل لقاپوری عفی عنہ حال وارد ربوہ

ربوہ میں عید الاضحی کی تقریبِ سعید (بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کے نتیجہ میں مکّہ کی بے آب و گیاہ وادی میں ظاہر ہوا اور پھر اِن کا عظیم ترین نمونہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں ظاہر ہوا اور پھر آپؐ کے صحابہؓ اور اُمّتِ محمدیہ میں گذرنے والے دیگر لاکھوں علماء میں قربانیوں کا یہی رنگ چڑھ گیا اور وہ سمعنا و اطعنا کا مجسّم نمونہ بن گئے۔

قربانیوں کا مدار اطاعت پر ہے

آخر میں حضور نے فرمایا خلاصہ یہ کہ خدا کی راہ میں ساری قربانیاں جبھی ہیں تربیت کے اس عروج پر جسے ہم اطاعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اطاعت کا یہ جذبہ طاقت کے زور سے کبھی پیدا نہیں ہوسکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جذبہ پیار اور محبت کے ساتھ اور یہ ثابت کرکے پیدا کیا کہ تمہارا فائدہ اطاعت کا یہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے میں ہے اور اسے چھوڑنے میں سراسر نقصان ہے جب یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر انسان محبت اور خوشی کے سمندروں میں غرق ہو کر خود اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اپنی گردن کو اس کے سامنے پیش کر دیتا ہے اور یہ کہہ دیتا ہے کہ اے خدا جو بھی تیری مرضی ہے اسی پر میں راضی اور خوش ہوں تب خدا تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے اس کیلئے ظاہر کرتا ہے اور اتنی نعمتیں اسے عطا کر دیتا ہے کہ وہ کسی دنیادار کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی اور اس طرح پر اپنے نیک بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر جملہ احباب کو عید مبارک دینے کے بعد نو بجکر چالیس منٹ پر حضور واپس تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے دعوتِ طعام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عید الاضحی کے دوسرے روز ۱۳ نومبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز ظہر ربوہ کے بیس محلہ جات میں رہائش پذیر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ حضور کی طرف سے حضور کے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کا استقبال کیا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ اس دعوتِ طعام میں جس کا اہتمام قصرِ خلافت سے ملحق سرائے محبت ۲ میں کیا گیا تھا ہر محلہ کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندہ احباب نے اپنے اپنے صدر صاحب محلہ کی معیت میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں اس دعوت میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان نیز انجمن احمدیہ وقفِ جدید، فضلِ عمر فاؤنڈیشن، مجلس نصرت جہاں اور ذیلی تنظیموں یعنی مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بعض نمائندگان بھی مدعو تھے۔ اِس طرح اہل ربوہ کے قریباً ایک سو اسّی نمائندگان کو حضور کی دعوت پر دوپہر کا کھانا حضور کی معیت میں کھانے کا شرف حاصل ہوا۔

دعوتِ طعام کے اختتام پر سب مہمان حضور ایدہ اللہ کی معیت میں اُس شامیانہ میں کرسیوں پر آکر بیٹھے جہاں مہمانوں کی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جملہ احباب کے وہاں آجمع ہونے پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ حضور نے محلہ وار باری باری سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ آخر میں جملہ مرکزی انجمنوں، اداروں اور ذیلی تنظیموں کے نمائندگان نے بھی حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اِس طرح عید کے دوسرے روز حضور کی دعوت پر حضور کی معیت میں کھانا کھانے، دعا میں شریک ہونے اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد سب مہمان خوشی خوشی وہاں سے رخصت ہوئے۔

خالص شہد

اعلیٰ مرکبات، صاف ستھرے مفردات، عُمدہ مربے، عرق استعمال فرمادیں۔

فضلِ عمر دواخانہ رجسٹرڈ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہمدرد دندان سوال (جوہر طرا)

قیمت -/۲۸ کورس

مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ